خطباتِ جمعہ

خطبۂ اولیٰ ۲۲ محرم ۵۷ھ

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ من یھدہِ اللہُ فلا مضلَّ لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا محمدًا عبدہٗ ورسولہ۔

ساری تعریفیں اللہ کیلیے ہیں اور اللہ ہی کو پہنچتی ہیں۔ ہم اسکی حمدوثنا کرتے ہیں۔ اس سے مدد مانگتے ہیں۔ اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خود اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے بچائے۔ اللہ جسکو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور اللہ ہی جسکو ہدایت نہ دے اسے کوئی سیدھے راستہ پر نہیں لگا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود اُس خدا کے سوا نہیں جو ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

برادرانِ اسلام۔ میں ایک دور دراز علاقے کا رہنے والا، اپنا گھر بار اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو چھوڑ کر آپکی اس بستی میں صرف اسلیے آیا ہوں کہ میں اسلام اور مسلمانوں کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہاں کوئی لالچ کھینچ کر نہیں لایا ہے۔ نہ میں آپ سے کسی اجرت کا طالب ہوں۔ میں صرف آپکے لیے اور سب مسلمانوں کیلیے دنیا اور عاقبت کی بھلائی چاہتا ہوں، اور اس کام میں اگر مجھے کوئی

لالچ ہے تو وہ بس اتنا ہے کہ شائد اس طرح میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میرے گناہوں کو بخش دے

بھائیو! اگر تمہارا دل گواہی دے کہ اس کام میں میری مدد کرنا تمہارا فرض ہے، تو میری مدد کرو۔ اور میری مدد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ خدا اور اسکے رسول کی تعلیم کے مطابق جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو قبول کرو اور جس بات سے منع کروں اس سے باز آجاؤ، اور تمہاری فلاح دارین کیلیے جو کام میں کروں اس میں میرا ساتھ دو۔ اگر تم ایسا کروگے تو خدا اپنے فضل سے میری اور تم سب کی تائید کریگا، اور ہمیں کامیابی عطا کریگا، کیونکہ خدا اپنی رحمت سے کسی ایسی جماعت کو کبھی محروم نہیں کرتا جو اسکے حکموں پر چلنے والی اور اسکی راہ میں جہاد کرنے والی ہو۔

بھائیو! مجھے نہ علم میں کامل ہونیکا دعوی ہے اور نہ عمل میں کامل ہونیکا۔ میں تو گناہوں کی دنیا سے بھاگ کر یہاں پناہ لینے آیا ہوں تاکہ شائد یہاں مجھکو اپنی اصلاح کرنے اور پورا مسلمان بن جانے کا موقع مل جائے۔ جسطرح دوسرے انسانوں کے علم اور عمل میں کوتاہیاں ہیں اسی طرح میرے علم و عمل میں بھی ہیں۔ اسلیے میں کبھی یہ نہ چاہونگا کہ تم آنکھیں بند کرکے میری پیروی کرو اور اگر میں غلطی بھی کروں تو اس میں میرا ساتھ دو۔ نہیں۔ تم میں سے ہر شخص کو اپنے دین کے معاملہ میں ہوشیار رہنا چاہیے، اور دیکھنا چاہیے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں خدا و رسول کی تعلیم کے مطابق کہتا ہوں یا نہیں۔ اگر تمہیں شبہ ہو تو مجھ سے دلیل طلب کرو۔ اگر میں غلطی کروں تو مجھے ٹوک دو اور میری اصلاح کرو۔ اور اگر کبھی تم دیکھو کہ میں خدانخواستہ گمراہ ہو گیا ہوں تو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے اپنی بستی سے نکال دینا۔

یہ چند باتیں تھیں جو سب سے پہلے میں آپ لوگوں کے گوش گذار کرنا چاہتا تھا۔ اسکے بعد، چونکہ آج آپکی نماز جمعہ میں یہ میرا پہلا خطبہ ہے، اسلیے میں آج کے خطبہ میں صرف جمعہ ہی کے متعلق آپکے سامنے کچھ باتیں بیان کرونگا۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ ان باتوں کو غور سے سنینگے اور یہاں سے واپس جاکر اپنے ان بھائیوں

کو بھی سنا دینگے جو یہاں نماز میں شریک نہیں۔

جمعہ کے احکام سننے سے پہلے آپکو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جمعہ دراصل ہے کیا چیز؟ شریعت نے جتنی عبادتیں آپ پر فرض کی ہیں انکے دو مقصد ہیں۔ پہلا مقصد یہ ہے کہ آپ میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ نیک اور پرہیزگار اور خدا ترس بنے۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ خدا کے سب پرہیزگار بندے مل کر ایک جماعت بن جائیں، اور ایک دوسرے کے مددگار بنکر اپنی مجموعی طاقت سے دنیا میں نیکی اور پرہیزگاری اور خدا ترسی کو پھیلائیں۔ اسی لیے آپ دیکھتے ہیں کہ تمام عبادتیں اس طرح پر فرض کی گئی ہیں کہ ان سے یہ دونوں مقصد ساتھ ساتھ حاصل ہو جاتے ہیں۔ روزے کو فرض کیا تو اس طرح کہ سارے مسلمانوں کیلیے ایک ہی مہینہ مقرر کر دیا تاکہ سب ملکر ایک وقت میں روزہ رکھیں۔ یہ نہیں کیا کہ ہر شخص الگ الگ جب چاہے روزہ رکھے اور سال بھر میں تیس روزے پورے کرلے۔ حج فرض کیا تو ساری دنیا کے مسلمانوں کیلیے ایک تاریخ مقرر کی تاکہ تمام حاجی ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہوں۔ یہ نہیں کیا کہ اپنی سہولت دیکھ کر جب جسکا جی چاہے حج کر آئے۔ زکوٰۃ فرض کی تو ہر جگہ کے مالدار مسلمان کیساتھ اسکے غریب بھائی کا جوڑ لگا دیا۔ اسی طرح نماز بھی جب فرض کی تو ساتھ ہی جماعت کی بھی سختی کے ساتھ تاکید کر دی۔

لیکن نماز کا معاملہ دوسری عبادتوں سے ذرا مختلف ہے۔ روزے سال بھر میں ایک مہینے کیلیے ہیں۔ حج اور زکوٰۃ سال میں صرف ایک مرتبہ کیلیے ہیں۔ مگر نماز تو روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے اس میں ہر وقت جماعت کی پابندی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہر شخص کیلیے ہر نماز کو اگر جماعت کیساتھ ادا کرنا فرض کر دیا جائے تو بڑی مشکل ہو، اسلیے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں میں جماعت کی تاکید تو سختی کیساتھ فرمائی مگر اس کو ایسا فرض نہیں کیا کہ بغیر جماعت کے نماز ہی نہ ہو۔ اس کے معاوضہ میں یہ حکم دیا کہ روزانہ پانچ وقت کے بجائے صرف ہفتہ میں ایک وقت کی نماز جماعت کیساتھ ادا کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے، ایسا فرض کہ جماعت کے بغیر یہ نماز ادا ہی نہ ہوگی، اور اس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں

کو اکٹھا ہونا چاہیے - یہی وہ نماز ہے جسکو نماز جمعہ کہتے ہیں -

اب جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، تمام عبادتوں کی طرح نماز سے بھی شریعت کے دو مقصد ہیں - ان میں سے پہلا مقصد، یعنی ہر ہر شخص کو خدا ترس اور پرہیزگار بنانا تو پنجوقتہ نماز سے حاصل ہو جاتا ہے، مگر دوسرا مقصد، یعنی خدا ترس بندوں کو ایک جماعت بنانا پنجوقتہ نمازوں سے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا - اس مقصد کی تکمیل صرف جمعہ ہی سے ہوتی ہے - اسی لیے اللہ اور اسکے رسول نے جمعہ کی اسقدر سخت تاکید کی ہے کہ کسی دوسری عبادت کی نہیں کی، اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جمعہ کو جو شخص جان بوجھ کر چھوڑتا ہے وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ -	اے ایمان والو! جب جمعہ کی نماز کیلیے پکارا جائے تو خدا کی یاد کیلیے دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

من ترک ثلث جمعات من غیر عذر کتب من المنافقین -	جس نے بغیر کسی عذر کے مسلسل تین جمعے چھوڑ دیے اس کا نام منافقین میں لکھا گیا -

غور کرو، کتنے مسلمان ہیں جو تین جمعے کیا، سینکڑوں قصداً چھوڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ جن کو جمعہ کے روز یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ آج ان پر کوئی چیز فرض ہے، اور پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلم اور مومن سمجھتے ہیں -

دوسری حدیثوں میں ہے:

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فعلیہ الجمعة ... فمن استغنی بلھو او تجارة استغنی	جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر تو جمعہ فرض ہے ... اور جو کھیل کود یا کاروبار

اللہ عنہ وان اللہ غنی حمید — کی خاطر جمعہ سے بے پروا ہو جائے، اللہ اس سے بے پروا ہو جائیگا اور اللہ پاک بے نیاز ہے۔

لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین — لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا اور وہ بھی غافلوں میں سے ہو جائینگے۔

ایک حدیث میں تو حضور نے یہاں تک فرمایا ہے کہ

لقد ھممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم — میرا جی چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی کو نماز پڑھانے کیلیے کھڑا کر دوں اور ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ چھوڑے بیٹھے ہوں۔

دیکھیے تو سہی۔ نبی کریم جو اپنی امت پر باپ اور ماں سے زیادہ شفیق تھے، اور جنکی رحم دلی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ کسی چیونٹی کو بھی تکلیف دینا انہیں گوارا نہ تھا، انکے دل میں اس گناہ پر کتنی بڑی سزا دینے کا خیال آیا ہے۔ اس سے اندازہ کیجیے کہ یہ کیسا سخت جرم ہے۔ مختصر الفاظ میں، میں صرف اتنا کہونگا کہ جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کے اصل مقصد کو ضائع کرتا ہے۔ وہ دین کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے، اور مسلمانوں کی جماعت میں رہ کر اس بنیاد کو توڑتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت قائم کی گئی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص جس کشتی میں بیٹھا ہوا اسی میں سوراخ کر رہا ہو تاکہ خود بھی ڈوبے اور اپنے ساتھ دوسرے مسافروں کو بھی لے ڈوبے۔ ایسا شخص منافق نہیں تو کیا مومن کہا جائیگا؟

اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ آپکا فرض کیا ہے۔ آپ کو نہ صرف خود سختی کیساتھ جمعہ کی پابندی کرنی چاہیے، بلکہ اپنے بھائیوں، دوستوں، ہمسایوں، اور اپنے بالغ بچوں کو بھی ساتھ لانا چاہیے اور جو لوگ جمعہ سے غفلت کر رہے ہوں انہیں ہر طرح سمجھا کر، منا کر، منت سماجت کر کے، اور اگر نہ مانیں

تو ڈانٹ ڈپٹ کر آمادہ کرنا چاہیے کہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک اور غلط فہمی ہے جسکو میں رفع کر دینا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دیہات میں چونکہ جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اسلیے دیہات کے باشندوں پر یہ نماز فرض ہی نہیں لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جمعہ کا مقصد چونکہ مسلمانوں کو جمع کرنا ہے، اسلیے الگ الگ چھوٹے چھوٹے دیہات میں جہاں مسلمانوں کی تھوڑی تھوڑی آبادیاں ہیں، جمعہ قائم کرنے سے روک دیا گیا، کیونکہ اسطرح جمعے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مگر اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ دیہات کے مسلمانوں پر جمعہ فرض نہیں رہا، بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ان کو ہر طرف سے سمٹ کر کسی ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے اور بہت سے دیہات کے مسلمانوں کو ملکر ایک جگہ نماز پڑھنی چاہیے۔ لہذا آپ لوگ جو دیہات میں رہتے ہیں، یہ نہ سمجھیں کہ آپ سے جمعہ ساقط ہے۔ یہ فرض آپ پر بھی اسیطرح عائد ہوتا ہے جسطرح شہر والوں پر ہے، البتہ آپ الگ الگ اپنے قریوں میں نہ پڑھیں، بلکہ ایک مرکز پر جمع ہو جایا کریں۔

جمعہ کے دوسرے ضروری احکام بھی مختصر طور پر بیان کیے دیتا ہوں۔ آج کے روز غسل کرنا سنت ہے اور اسکی تاکید کی گئی ہے۔ خدا نے اس دن کو مومنوں کیلیے عید بنایا ہے، اسلیے اس میں جسم کو صاف اور پاک کیجیے۔ جو اچھے سے اچھے کپڑے اللہ نے آپ کو دیے ہوں وہ پہنیے اور ممکن ہو تو خوشبو بھی لگائیے۔ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھیے اسکی بھی تاکید ہے۔ اسکے بعد آپ چاہیں تو نفل پڑھیں اور چاہیں خاموش بیٹھ کر خدا کو یاد کریں جب امام خطبہ دینے کھڑا ہو تو بات چیت بند کر دیں اور خطبہ کو توجہ کے ساتھ سنیں۔ اگر کوئی شخص بات کرے تو اسے اشارہ سے منع کیجیے، زبان سے کچھ نہ بولیے۔ کیونکہ جرم کرنے والے کو روکنے کیلیے خود جرم کرنا حماقت ہے۔ نماز کیلیے جب آپ کھڑے ہوں تو صفیں سیدھی کیجیے۔ ٹیڑھی بنگی صفیں نہ ہونی چاہییں۔ نماز جمعہ کے بعد احتیاط الظہر پڑھنا غلطی ہے اور محققین نے اسکے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ صرف دو چار رکعتیں بطور سنت پڑھنی چاہییں۔

خطبۂ ثانیہ ؎ الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

حاضرین! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ دیہات کے مسلمانوں پر بھی جمعہ اسی طرح فرض ہے جس طرح اہل شہر پر ہے، البتہ ان کو الگ الگ اپنے قریوں میں پڑھنے کے بجائے ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے۔ اب اس علاقہ کیلیے جو انتظام میں نے سوچا ہے وہ آپکے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔ نماز کے بعد آپ لوگ مجھے بتا دیں کہ آیا یہ انتظام آپ کو پسند ہے یا نہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جمال پور کی اس بستی سے متصل ایک جگہ "دار الاسلام" کے نام سے آباد کی جا رہی ہے۔ ہمارا مقصد اس مقام کو اسلام کا ایک مرکز بنانا ہے، اور اسی مقام پر بیٹھ کر ہم اس علاقہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اسیلیے میری رائے میں یہ مناسب ہے، کہ آئندہ سے دار الاسلام کی مسجد کو اس علاقہ کی جامع مسجد قرار دیا جائے۔ گرد و پیش کے دیہات میں سے جو لوگ پانچ پانچ میل کی حد میں رہتے ہوں ان سب کو جمعہ کیلیے اس مسجد میں آنا چاہیے۔ اگرچہ یہاں ابھی کوئی بازار نہیں ہے اور آپ لوگوں کو کچھ عرصہ تک اس سے تکلیف ضرور ہوگی، کیونکہ جمعہ کیلیے مرکزی مقام ایسا ہی ہونا چاہیے جہاں سے دیہات کے لوگ نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات کی چیزیں بھی خرید کر لے جا سکتے ہوں۔ لیکن یہ تکلیف بہت جلد رفع ہو جائیگی۔ یہاں ہر قسم کی دکانیں کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے، اور مجھے امید ہے کہ یہ انتظام عنقریب ہو جائیگا۔

پانچ میل کی حد محض سہولت کو مدنظر رکھ کر مقرر کی گئی ہے۔ آگے چل کر اس حد کو زیادہ وسیع کیا جا سکتا ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جن دیہات کے باشندے جامع مسجد میں نماز پڑھکر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر پہنچ سکتے ہوں انکو جامع مسجد میں آنا چاہیے۔ اس لحاظ سے ہم باہمی مشورہ کر کے اور آمد و رفت کے ذرائع کو پیش نظر رکھ کر اس حد کو گھٹا یا بڑھا سکتے ہیں۔

آئیے، اب درود و سلام بھیجیے اپنے آقا اور مولیٰ رسول رب العلمین و خاتم النبیین پر۔ اللھم صلِّ علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم۔ اسکے بعد دعائے رحمت کیجیے حضور کے اصحاب و اہل بیت پر اور خصوصاً آپ کے خلفاء حضرات ابوبکر صدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان اور علی ابن طالب پر جو نبی کریم کا صحیح اتباع کرکے ہمارے لیے ایک روشن راستہ چھوڑ گئے ہیں، رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ اسکے بعد دعا کیجیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمکو راہِ راست پر قائم رکھے، اور گمراہی سے بچائے۔ خدایا ہمیں حق کو حق کرکے دکھا اور اسکی پیروی کی توفیق دے۔ اور ہمیں باطل کو باطل کرکے دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔ خدایا جو تیرے دین کی مدد کرے تو اسکی مدد کر اور ہمیں اس کا ساتھی بنا۔ اور جو تیرے دین سے منہ پھیرے تو بھی اس سے منہ پھیرے اور ہمیں اسکے فتنہ میں پڑنے سے بچا۔

عباد اللہ۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واجل واھم واتم واقویٰ واکبر۔

نوٹ۔ نماز کے بعد تمام حاضرین نے بالاتفاق دارالاسلام کی مسجد کو جامع مسجد قرار دیا اور اس کے بعد سے وہاں اقامتِ جمعہ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔